

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹

نور افشان

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہو

جلد ۴۴	ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شائع ہوتا ہے ۲۶ مئی ۱۹۱۶ء	نمبر ۲۱

گلدستۂ اخبار

بارہ سو مسیحی جوان فوج میں بھرتی ہوئے ہیں۔ اُن کی تعریف ولایت تک ہو گئی ہے۔

مسیحیوں کی دو اور کمپنیاں بھرتی ہو رہی ہیں۔ جوان اس موقعہ کو ہاتھ سے نہ دیں۔

افسوس کہ ظفروال ضلع سیالکوٹ کی کلیسیا کے پاسٹر پادری علاؤالدین صاحب بعارضہ تپ دق ۱۹ مئی کو اس عالم فانی سے کوچ کر گئے۔

اسلامیہ کالج لاہور کے چند لڑکوں میں بھی سرسٹول ہوئی۔ جھگڑا وہی جو دوسرے کالجوں کے لڑکوں کا چل رہا ہے۔

اسلامیہ سکول لاہور سے ایک سیکنڈ ماسٹر علیحدہ کیا گیا۔ لڑکوں نے سٹرائیک کر دی۔ مگر کمیٹی نے بلایا تو آگئے۔ کمیٹی نے ایک درجن کے قریب طلبا کو سکول سے خارج کر دیا ہے۔ اب طلبا پچھتاتے ہیں۔

ورڈن میں جرمن نے پھر بھی خطرناک حملے پیش قدمی کے لئے کئے ہیں۔ مگر تازہ کیفیت بتلاتا ہے کہ کامیابی حاصل نہ کر سکا۔

میوز کی بائیں طرف پہاڑی نمبر ۳۰۴ کے لئے خونریز حملے ہو رہے ہیں۔ فرنچ ہوائی جہازوں نے کئی بم گرائے۔

دشمن سیر کنال کو عبور کرنا چاہتا تھا۔ مگر ناکامیاب رہا۔ اس نے چمپاگرن میں گیس کے بادل چھوڑے مگر ناکام رہا۔

تھیامس سے توپ خانہ نے دشمن کے کئی ذخائر جلا دیئے۔ دو مضبوط جرمن دستے معدوم ہو گئے۔

اطالویوں نے ایک قابل قدر فتح حاصل کی۔ آسٹریوں کا ۲۰ ہزار نقصان ہوا

روسی دوما کے ممبران کو دعوت دیتے ہوئے لندن میں سر ایڈورڈ گرے نے کہا کہ سلاطین متحدہ جنگ اور امن میں متفق رہیں گے۔ وہ ایک دوسرے کے فوائد کو ایسا ہی خیال کرینگے جیسے کہ اپنے فوائد خیال کئے جاتے ہیں۔

مسٹر ٹینینٹ نے ہاؤس آف کامنز میں تبلایا کہ ہوائی حملہ میں بھی ہم ہمیشہ دشمن سے بازی لیجاتے رہتے ہیں۔

معلوم ہوا ہے کہ پانچ جید جرمن جہاز ۱۶ مئی سے ۲۰ مئی تک بحیرہ اٹلانٹک میں غرق ہو چکے ہیں۔

روسی اور مقدونیہ کے میدان میں جس قدر آسٹرین افواج موجود تھیں اٹلی کے مقابلہ کے طلب کر لی گئی ہیں۔

تاربرقیات

لنڈن ۲۲ مئی۔ سنٹرل نیوز کو پیرس سے خبر موصول ہوئی ہے کہ سالونیکا کی خبروں سے معلوم ہوا ہے کہ سڑکوں کی خراب حالت کے سبب سے سخت جنگ ناممکن ہو گئی ہے۔ دریائے وردر کی طغیانی کی وجہ سے دشمن کے بعض مورچے بیکار ہو گئے ہیں۔ مگر اس کا اثر اتحادیوں پر بہت ہی کم پڑا ہے۔

لنڈن ۲۲ مئی۔ مارننگ پوسٹ کا نامہ نگار متعینہ پیٹروگراڈ کہتا ہے کہ شمالی محاذ پر دشمنوں کی نئی فوج آگئی ہے۔ اور بعض دستے اطالوی محاذ سے آگئے ہیں۔

لنڈن ۲۲ مئی۔ پیرس۔ نیم سرکاری بیان جو یہاں شائع ہوا ہے۔ وہ اس نمونتا انتقال کا اشارہ کرتا ہے۔ جو کل کی لڑائی میں جرمنوں کا کیا گیا ہے۔ پیادہ پلٹنوں کی تعدادوں کی تعدادیں ٹھنڈے دل سے تلوار کے گھاٹ اتاری گئیں لرزا دینے والے فوجی دستے ان کے بعد جوش میں آئے مگر توپوں کی سخت ضربوں نے نہایت خوفناک نقصانات کے ساتھ حیران و پریشان ان کو ان کی خندقوں میں واپس کر دیا۔ جبکہ دشمن میوز کے بائیں کنارہ پر اپنی طاقت معطل کر رہا ہے تو دوسری جانب میوز کے دہنی طرف فرانسیسی حملات زوروں پر ہیں۔ یہ خاص معرکہ جنگ ہے۔ اور فرانسیسیوں نے ڈاومنٹ کے سطح مرتفع پر خاص جگہ پر قبضہ کر لیا۔

لنڈن ۲۲ مئی۔ پیرس۔ وردن کے سامنے سخت جاں گسل لڑائی ہو رہی ہے۔ آج سہ پہر کا کمیونیک راوی ہے کہ میوز کے مغرب کی سمت میں پیادہ فوج کی لڑائی جاری ہے۔ فرانسیسی بم بازوں نے ایوو کورٹ جنگل میں بڑی کامیابی حاصل کی ہے۔ اور متعدد مورچوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ موٹ ہام کے مغرب کی جانب سخت جنگ ہو رہی ہے۔ ہماری آتشباری نے جرمن کی آگے بڑھنے کی کوششوں کو بالکل ناکام کر دیا۔ اس کے بعد فرانسیسیوں نے وہ زمین واپس لینے کی کوشش کی۔ جو سنیچر کی رات ان کے ہاتھ سے نکل گئی تھی۔ جرمنوں نے میوز کے مشرق کی طرف باڈمونٹ پر حملہ کیا۔ مگر ان کی تمام کوششیں بے سود ہیں۔ اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جرمنوں کا سخت نقصان ہوا جبکہ فرانسیسی فوج نے داوکس کے مضافات میں آج جرمنوں کی ایک خندق لے لی۔

جرمنوں نے شامپین میں سوئین کے پاس زہریلی گیس پھینکی۔ مگر ہوا کا رخ فوراً بدل گیا اور گیس کے بادل جرمن خندقوں ہی پر جا کر جمع ہو گئے۔

ہوا پردازی کا ذکر کرتے ہوئے اس کمیونیک میں مرقوم ہے کہ فرانسیسی ہوائی جہازوں نے وردن میں جرمن غباروں پر حملہ کیا اور چھ غبارے جلتے ہوئے نیچے آگئے فرانسیسی بم باز ہوائی جہازوں کے بیڑوں نے رائے اور حیتیز کے علاقہ میں بڑی کامیابی کے ساتھ حملے کئے۔ اور دشمن کے دو اسلحہ خانوں پر بم پھینکے۔ اور عفیانوپل اور حیتیز کے درمیانی فوجی پڑاؤں پر بم پھینکے۔ انہوں نے ہیڈ کوارٹروں کی چھاؤنیوں پر بھی حملہ کیا۔ دو فرانسیسی ہوائی جہازوں نے وردن کے شمال میں ریلوے لائنوں پر بہت سے بم کے گولے پھینکے۔

لنڈن ۲۳ مئی۔ پیرس کا کمیونیک کہتا ہے کہ میوز کے بائیں کنارہ پر ہم پہاڑی نمبر ۲۸۷ کے شمال کی جانب بڑھتے چلے گئے۔ اور ہم نے دشمن کو ایک چھوٹا سا مورچہ خالی کر دینے پر مجبور کر دیا۔ جس پر ۱۸ تاریخ سے ان کا قبضہ ہو چکا تھا۔ موٹ ہام کے مغرب کی جانب ہمارے بالمقابل حملوں نے ان چند ایک نئی خندقوں میں سے جرمنوں کو نکال دیا۔ جن میں وہ حال ہی میں آئے تھے۔ میوز کی دہنی طرف ہماری پیادہ فوج نے بڑی بھاری گولہ باری کے بعد جرمن کے ان مورچوں پر حملہ کیا جو تھیا مونٹ کے مغرب سے لے کر ڈاؤمنٹ فورٹ کے مشرق تک کے دو کیلومیٹر طولانی محاذ پر واقعہ ہیں۔ ہمارے رسالہ نے کل محاذ پر حملہ کیا اور جرمن خندقیں لے لیں اور ڈاؤمنٹ فورٹ میں گھس گئے جس کا شمالی حصہ ابھی تک دشمن کے پاس ہے بہت سے اسیران جنگ ہمارے ہاتھ آئے۔ میوز کی بلندیوں پر پوسٹٹ جنگل میں ہم نے ایک حیران کر دینے والا حملہ بڑی کامیابی کے ساتھ کیا۔ اور تین سو میٹر طولانی خندقیں جرمنوں سے خالی کروا لیں اور بہت سے آدمی قید کر لئے۔

لنڈن ۲۲ مئی۔ زیورچ۔ اسی ہزار جرمن فوج حال ہی میں روسی محاذ پر بھیجی گئی جو آسٹروی فوج کی بجائے مشغول جنگ ہوگی اور یہ آسٹروی فوج السونزو محاذ پر بھیجی گئی ہے۔

ایڈیٹوریل نوٹس

آریاؤں کا اصلی وطن

بنگال کی ایشیاٹک سوسائٹی کی ایک میٹنگ میں جو حال ہی میں منعقد ہوئی تھی زیر صدارت ہز ایکسیلنسی لارڈ کارمائیکل صاحب بہادر ریاست کشمیر کے اورینٹل ریسرچ ڈیپارٹمنٹ کے ڈائرکٹر مسٹر جگدیش چٹرجی نے سب سے پہلے اپنی ان تحقیقات کے بعض نتائج کے بیان کا اعلان کیا ہے۔ جو آریاؤں کے ہندوستان میں وارد ہونے سے پیشتر کے زمانہ کی بابت معلوم ہوئے ہیں۔ وہ نتائج یہ ہیں۔

(۱) ہندوستانیوں کے ہندوستان میں آنے سے پہلے اُن کے بزرگ جو غلط اور عام طور پر آریا کہلاتے ہیں۔ ان میں بابلی مصری ایکین اور عبرانیوں کے بھی آباؤ اجداد شامل تھے۔ یعنی ان ساری قوموں کے بزرگ ایک ہی تھے۔ اور کہ ان قوموں کے بعض بزرگ اور ایسا ہی چینیوں کے آباؤ اجداد آریاؤں کے بزرگوں کے ساتھ پانٹس اور آرمینیا میں اور اُن کے قرب وجوار میں رہتے تھے (۲) انہیں مقامات سے اور کوہ قاف اور ایشیائے خورد کے متفرق حصص سے آریا لوگ ہندوستان میں آئے ایسا کہ اکثر جغرافیائی نام جو ویدوں میں اور دیگر کتابوں میں جو دراصل قدیم زمانہ کی ہیں اصل میں اُن متفرق مقامات کے لئے بھی مستعمل ہوتے تھے جو اُن ممالک اور کریتے میں واقع تھے۔ یہ نام اب بھی ہندوستان میں آنے والے آریاؤں سے پہلے باشندوں کے وطن کے متفرق مقامات پر صحیح صحیح طور پر منطبق ہو سکتے ہیں۔ اور انہیں سے مشابہ بھی ہیں۔ ایسا کہ نہ صرف اُن مقاموں کی اپنی اپنی جگہوں ہی کا یقین ہو سکتا ہے۔ بلکہ اُن کی بابت وہ خاص بیانات بھی آپس میں مشابہت رکھتے ہیں جو ویدوں اور دیگر قدیم نسخوں سے فراہم کئے جا سکتے ہیں۔ انہیں قدیم ممالک سے بہت سے جغرافیائی نام آریاؤں اور دیگر نقل مکانی کرنے والوں نے ہندوستان کے شہروں پر چسپاں کر دیئے۔ ٹھیک جیسا کہ یورپ کے باشندوں نے امریکہ آسٹریلیا اور دیگر نوآبادیوں میں جا کر یورپی شہروں اور علاقوں کے نام وہاں کے شہروں اور علاقوں کے رکھ دیئے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جس سبب سے ہندوستان کے شہروں کی نسبتی دوری اور جائے وقوع جو اصل ناموں کے مطابق موسوم کئے گئے تھے اور اُن کی بابت دیگر تفصیلات اکثر حالتوں میں اُن کے قدیم بیانات سے نہیں ملتے جلتے (۳) یہ لوگ اپنے اس اصلی وطن سے ویدوں کے تصنیف ہونے کے مدت مدید بعد بلکہ مہابھارت کے جنگ کے بھی بعد آئے تھے۔ جن کے واقعات اور ایسا ہی رامائن کے واقعات بھی جہاں تک وہ تاریخ سے تعلق رکھتے ہیں ہندوستان میں واقع نہیں ہوئے۔ بلکہ اُس وطن میں جہاں آریہ لوگ ہندوستان میں آنے سے پہلے بود و باش کرتے تھے۔ اور کچھ مقامات کے نام اُن واقعات کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔ مثلاً ہستناپور (جو ہندوستان میں میرٹھ کے قریب بتایا جاتا ہے۔) اور اندرپرستھ (جو دہلی سے مشابہ کہا جاتا ہے۔) اجودھیا اور دیگر شہر دراصل ہندوستان میں نہ تھے۔ بلکہ جاوا اور دہلی میں جہاں مہابھارت کے واقعہ بجنسہٖ ظہور میں آئے تھے جیسا کہ ہندوستان میں اُن کے وقوع کا بیان کیا جاتا ہے۔ ان جزائر سے جب قدیم ہندو لوگ ہندوستان میں وارد ہوئے تو انہوں نے انہیں شہروں کے نام یہاں کے شہروں کو دیئے۔ اور ان واقعات کا جو اُن جگہوں میں ہوئے تھے ایسے طور پر بیان کیا کہ گویا وہ یہاں ہی ہوئے تھے۔ اور جو لوگ وہاں سے ہندوستان میں آ گئے تھے اُن کی نسل جو وہاں رہ گئی تھی ان واقعات کے بعینہٖ اس جگہ واقعہ ہونے کا پختہ اور صحیح اعتقاد رکھتے ہیں جیسا کہ وہ ہندو اُن کے ہندوستان میں ہونے کا یقین رکھتے ہیں جو وہاں سے ہندوستان میں آ گئے (۴) یہ کہ آریاؤں کا ہندوستان میں آنا بدھ کی مشہور و معروف تاریخ سے بہت پہلے واقعہ نہ ہوا اور بلاشک یہی وجہ ہے کہ اس زمانہ سے پیشتر کے آثار قدیمہ بہت ہی کم ملتے ہیں جن سے ظاہر ہو جائے کہ آریا لوگ اس ملک میں کبھی آباد تھے۔ اور کیا وجہ ہے کہ بدھ کے زمانہ کے ہندوستانیوں کے ابھی تک وہی مغربی ایشیائی نام برابر چلے آتے ہیں۔ مثلاً ارکلم جو بدھ کے استادوں میں سے ایک استاد کا نام ہے۔ اور اصل خالص بابلی نام ہے کیونکہ یہ قدیم زمانہ کے ایک بابلی بادشاہ کا نام ہے وہ ا کوروں کی مشہور نسل اس نسل سے مشابہ کی گئی ہے جو بعد کے زمانہ میں ختیوں کے نام سے موسوم اور مشہور ہو گئی۔ اور اُس کا اصل وطن وہ تھا جس کو یونانی لوگ مغنی کے نام سے موسوم کرتے تھے۔ جو دریائے خرشت واقعہ پانٹس پر تھا۔ اور بعد ازاں بوغز کوئی میں آ رہے تھے۔ جہاں نہ صرف نام ختی یا خَتّی

ہی بلکہ اسماء گوروادکھیں بھی (یعنی بنانسک قریبوی پانچال بلکہ بعض ویدک دیوتاؤں کے نام بھی کتبوں میں لکھے پائے جاتے ہیں۔ اور کہ نام ختینا جو غالباً اور زیادہ بعد کی ختیوں کی آبادی کا تھا جو اولمس کے شمال میں واقع ہے۔ غالباً اس کی اصل بھی وہی ہے۔ جو سنسکرت نام ہستناپاکی ہے (۶) اور کہ کروی لوگ یا پنچال بھی اسی اصل سے تھے جس سے کہ نوبکی قوم تھی۔ اور کہ کاسیس بھی اسی قومی اصل سے تھے جس سے کتسائی نکلے ہیں۔ اور کہ کوسال جن کا نہایت نزدیکی تعلق کاسی سے تھا۔ یہ سب انہیں کوساتیوں کے ساتھ نسبت رکھتے تھے جو خیز کاسیوں سے ویسا ہی نزدیکی تعلق رکھتے تھے (۷) اور کہ افغانوں اور کشمیریوں کے آباو اجداد بحر اسود کے ساحل پر سے اور علاقہ کارس سے یہاں آئے ہیں۔ اور وہ اسی اصل سے تعلق رکھتے تھے۔ جس سے عبرانی تعلق رکھتے تھے۔ جن کے درمیان ایک جانب تو عبرانی اور دوسری جانب افغان اور کشمیری ہیں جن میں شکل وشباہت کی عجیب وغریب مشابہت پائی جاتی ہے جیسا کہ بہت سے مشاہدین نے مشاہدہ کیا اور بیان کیا ہے۔ (۸) اور کہ بنگالی آبادی ایک خاص عنصر بھی اسی گروہ نواح سے آیا۔ مگر مسٹر پارجیٹر کے بیان کے مطابق براہ سمندر آیا اور نہایت اغلب ہے کہ ان کا تعلق فونیکیوں سے تھا (۹) ہندوستان کے متعدد دیگر فرقے اور نسلیں مثلاً گوجر اور اہیر انہیں متعدد قومی اصل سے تعلق رکھتے تھے۔ جن کا وطن (جیسا کہ معلوم ہے) کوہ قاف فارس کے شمال اور مغرب میں اسٹیپائی زمین میں تھا۔ (۱) کہ ہندوستان کی دراوڑین (دراوڑی) آبادی کا ایک بڑا عنصر کوکنس اور اس کے گردونواح سے آیا تھا (۱) داسیہ بھی جن کا ذکر ویدوں میں آیا ہے۔ ہندوستان کے اصلی باشندے نہ تھے۔ اور جو ان میں اناس کے نام سے مذکور ہوئے ہیں بغیر ناک کی قوم ہونے کے بجائے ان لوگوں سے غالباً مشابہ ہیں جن کا ذکر بابلی تاریخوں میں اناس کر کے ہوا ہے۔ اور غالباً ان نوآبادیات میں سے ایک نوآبادی کے باشندے تھے۔ جو ابھی ایشیا کے شمال مغرب میں اناس کے نام سے مشہور ہیں (۱۲) کہ ویدوں کی زبان اور انہا عام طور پر آریاؤں کی زبانوں میں وہی عنصر پائے جاتے ہیں جو کثرت اسی اصل سے ہیں۔ جس سے سماٹر کی زبان کے عناصر نکلے ہیں۔ اور وہ زبانیں ایک خوب مضبوط اور باہم پیوستہ بنیاد پر مبنی تھیں

لیکن چونکہ ان تمام اور دیگر بہت سی باتوں کا بتفصیل ذکر کرنا جو ان سے علاقہ رکھتی ہیں ایک ہی تقریر میں ناممکن تھا۔ اس لئے مسٹر جیپڑ جی نے ان میں سے چند ایک باتیں منتخب کریں اور جہاں تک ممکن تھا مدلل طور پر ایک آدھ گھنٹے کے اندر اندر بیان کر دیا کہ ویدوں اور دیگر قدیم نسخوں کے جغرافیہ کا کس طور است کے ساتھ ہندوستانیوں کے ہندوستان میں آنے سے پہلے کے وطن میں ان کا پتہ لگایا جاسکتا ہے۔ اور کہ اور بہت سی باتیں جو یہاں بیان نہیں کی گئی ہیں۔ ان کا بھی پتہ اور سراغ پورے اور یقینی طور پر لگ سکتا ہے۔

مشن سکول مجیٹھہ کے ایک استاد کا شاندار کارنامہ

مجیٹھہ ضلع امرتسر کے مشن سکول کے ماسٹر لوک راج صاحب انگلش ٹیچر قمطراز ہیں کہ ۷ مئی کی شام کے وقت مدرسہ کے لڑکے ایک کنوئیں کے قریب ہی انہیں کھیل رہے تھے۔ کہ اتفاقاً ایک لڑکا کنوئیں میں گر پڑا۔ اس وقت ہمارے ورزش ماسٹر بھی اسی طرف آرہے تھے۔ شور وغل کو سنکر وہ اس کا دریافت کیا۔ حقیقت حال سے آگاہ ہو کر کپڑوں سمیت آپ نے کنوئیں میں چھلانگ مار دی اور لڑکے کو جیتا جاگتا صاف نکال لائے۔ واقعی یہ کام نہایت قابل تعریف اور خالص محبت اور جان نثاری کا ہے۔ اور یہہ استاد قابل نمونہ شخص ہے۔ اور تحسین اور آفرین بلکہ انعام کا مستحق ہے۔

آئی ایس ایس یو آل انڈیا سکول سکرپچر ایگزامینیشن ۱۹۱۶ء

انڈیا سنڈے سکول یونین کے جنرل سیکرٹری صاحب لکھتے ہیں کہ۔

جو لوگ اس مضمون میں شغف رکھتے ہیں وہ براہ مہربانی انڈیا سنڈے سکول جرنل کے پچھلے دو صفحوں کو غور سے پڑھیں۔ یا امتحان کے بارے میں دریافت کرنے کے لئے موازی ایک آنہ کا ٹکٹ بھیجکر تمام حال دریافت کر سکتے ہیں۔ نئے اور مفید خیالات کا اظہار کیا گیا ہے۔ زیادہ فیس جنگ کی وجہ سے لی جاتی ہے۔ اگر سپرنٹنڈنٹ صاحب خیال کرتے ہیں کہ یہ فیس زیادہ ہے۔ اور وہ ادا نہیں کر سکتے تو بہتر ہوگا کہ امسال امتحان ملتوی رکھا جائے۔ لیکن جو صاحبان موجودہ شرائط کو قبول کرتے اور امیدوار بھیجنا چاہتے ہیں تو وہ آئی ایس ایس یو آفس جبلپور سی پی سے درخواست کریں ۔

اسیران جنگ سے جرمن کا سلوک

اس



جنگ میں جو جو مظالم جرمن نے فوجی اور غیر فوجی مردوں اور عورتوں اور بچوں پر ڈھائے ہیں اُن کی نظیر ترکوں کے مظالم کے سوائے اور کہیں نہیں پائی جاتی ہے۔ اس امر میں جرمن اور ترک یکساں ہیں منجملہ دیگر بہت سے مظالم کے ایک ظلم وہ ہے جو جرمن اپنے اسیران جنگ کے ساتھ روا رکھتا ہے۔ ایک اخبار میں فرانسیسیوں کے ان بارہ سپاہیوں کی دستخط سے ایک مضمون شائع ہوا ہے جو وٹنبرگ کے جیلخانہ میں نظر بند تھے۔ وہ ذکر کرتے ہیں کہ سال کے ایک موقعہ پر ان پر دو بارہ کی مشقت کا حکم لگایا گیا اس کل عرصہ میں نہیں صرف ایک مرتبہ خط لکھنے کی اجازت دی گئی۔ اُن کی کسی قسم کی شکایت سنی نہ جاتی تھی۔ ایک سپاہی کو اس جرم میں برہنہ کر کے کپتان کے روبرو تلوار کی چپٹی طرف سے بُری طرح پیٹا گیا۔ کہ اس نے کافی خوراک نہ ملنے کی شکایت کی تھی۔ ایک روسی سپاہی کو جس پر صرف ورزش کرنے کی اجازت مانگنے کے جرم میں دس برس کی قید کا فتوے لگایا گیا تھا۔ ایک بھیگا کپڑا پہنا کر اس قدر زد و کوب کیا گیا کہ بیچارہ ایک ہفتہ تک ہل ہی نہ سکا۔ ایک نازک دماغ فرانسیسی غیر فوجی آدمی کو جس پر تیرہ برس کی قید کا حکم لگا ہوا تھا صرف اس جرم پر گرم پانی کے حوض میں رکھا گیا کہ وہ اسیر گیت گانے پر اصرار کرتا تھا۔ اس تعزیر سے اس کو اس قدر نقصان پہنچا کہ چھ ہفتوں تک اس کو زیر علاج رہنا پڑا۔ تین ہفتوں تک وہ ہسپتال میں رہا۔ اُن تمام اسیران جنگ کو دو بلند دیواروں کے درمیان صرف ۲۰ گھنٹہ تک پھرنے کی یومیہ اجازت دیجاتی تھی۔ اگر اُن سے کچھ خود ستائی دیتا تو تین سے تیرہ دنوں تک ان کو بیڑیاں پہنا کر بالکل تنہائی میں قید رکھا جاتا تھا۔ الغرض اسی قسم کی بلکہ اس سے بھی بڑی سخت سزائیں نہایت ہی خفیف باتوں پر اُن کو دیجاتی تھیں۔ بہت سے مظالم ایسے ہیں جن کے بیان کرنے سے دل دہلتا ہے۔

امریکہ اور جرمنی کا تعلق

(مارننگ پوسٹ کا برلن کا نامہ نگار)

نامہ نگار اپنے ایک مضمون میں ظاہر کرتا ہے کہ امریکہ اور سلطنت ہائے وسطی کے درمیان جو جنگ کا خطرہ بہت جلد ہونے والا ہے۔ اُس سے آسٹریا اور ہنگری میں بڑا فکر اور تردد ہو رہا ہے۔ کیونکہ اگر ان میں جنگ چھڑ گئی تو اس سے اُن ملکوں باشندگان آسٹریا و ہنگری کو بڑی تکلیف اور نقصان پہنچے گا جو اس وقت امریکہ میں بستے ہیں۔ اور وہ خیال کرتے ہیں اس امر کی ہر طرح سے کوشش اور جد و جہد ہو رہی ہے کہ جرمنی کو امریکہ کے ساتھ الجھنے سے باز رہنے کی ترغیب دی جائے۔ آسٹریا ہنگری میں اس معاملہ پر بڑی غور و پرداخت ہو رہی ہے اور برلن اور ویانا کے درمیان خط و کتابت کا سلسلہ برابر رات دن جاری ہے۔ کاؤنٹ ٹسزا اس تجویز کے بارے میں کہ آسٹریا ہنگری اور امریکہ کے درمیان جنگ چھڑ جانے کا نہایت ہی متفکر ہے۔ اور وہ جرمنی کی کسی ایسی پالیسی کے سخت برخلاف ہے جس سے اُن کے باہمی رخنہ اندازی اور بیکار سازی کا احتمال ہو۔ ماہ اپریل کے ابتدائی ہفتہ میں ایک میٹنگ کے اندر جس میں آسٹریا اور ہنگری کی سلطنت کے نائب حاضر تھے۔ اس سوال پر بڑی بھاری بحث ہوتی رہی۔ کہا جاتا ہے کہ چند باتوں کا فیصلہ بھی ہو گیا جو برلن میں معرض وقوع میں آئیں گے۔ مگر یہ حال معلوم نہیں کہ وہ فیصل شدہ امور کون سے ہیں۔ غالباً یہ ایک قطعی فیصلہ ہے کہ اگر خدانخواستہ یہ کشیدگی عملی صورت اختیار کر گئی تو آسٹریا ہنگری کی سلطنت اس کا کوئی فیصل نوٹس نہ لیگی اور نہ ہی اُس اتحاد (الائنس) کا کچھ لحاظ کریگی جو جرمنی اور ان سلطنتوں کے درمیان ہے جیسا کہ جرمنی اور اٹلی کی حالت ہے۔

روسی جرمنوں کی بابت کیا خیال کرتے ہیں؟

(اخبار ڈیلی کرانیکل میں مسٹر میر لڈ)

گبھی اور پیٹروگراڈ کے پروفیسر میٹرس کا ایک مکالمہ شائع ہوا ہے۔ جس سے پروفیسر مذکور روسی سپاہیوں کی اُس رائے پر تعجب ظاہر کرتا ہے۔ جو وہ جرمنوں کی بابت رکھتے ہیں۔ وہ کہتا ہے کہ:

یاد رکھو کہ یہ لوگ صرف سنگینوں ہی کے ساتھ نہایت ہولناک اور خوفناک ہیں۔ کوئی چیز اُن کی ہمسری نہیں کر سکتی۔ جرمن کو بحیثیت سپاہ کے آجکل حقیر سمجھتے ہیں۔ وہ بخوبی جانتے ہیں کہ جرمن کا ایک ایک آدمی اُن سے کم پایہ کا ہے۔ جب وہ پیچھے ہٹ رہے تھے تو بار بار کہتے تھے۔ ذرا ٹھہر جاؤ ہماری بھی بھاری توپیں آ لینے دو۔ اور میں متعجب ہوتا ہوں کہ اگر انگلستان کے لوگ محسوس کرتے ہیں کہ روسی اُس بڑی رجعت کے پورے پورے مشتاق اور اس پر حاوی تھے اُنہوں نے جرمنوں کو بہت نزدیک آنے ہی نہیں دیا

وہ بہت ہی آہستہ چلتے تھے۔ اور قدم قدم پر صرف اپنی رائفلوں ہی سے اُن کی بڑی بڑی توپوں کا مقابلہ کرتے جاتے تھے۔ اگرچہ توپیں اُن کا قتل کر رہی تھیں تو بھی وہ اپنی سنگینوں سے بیل فیچ کے محلات کا قلع قمع ہر وقت کرتے جاتے تھے۔ اور ہر وقت جرمنوں پر قہقہہ مارتے اور یہ کہتے ہوئے اُن کا تمسخر اڑاتے تھے۔ ذرا ٹھہر جاؤ تاوقتیکہ ہماری بھی بھاری بھاری توپیں آجائیں۔

"اُن کی ایک عام ضرب المثل سے واضح ہو جائے گا کہ وہ جرمنوں کی بابت کیا خیال کرتے ہیں اور تجربہ سے اُس کی تصدیق بھی ہو گئی ہے۔ وہ کہتے ہیں ٹھہر جاؤ تاوقتیکہ ہم جرمنوں کی پشت پر سوار ہو جائیں جس سے اُن کا مطلب یہ ہے کہ وہ اُس وقت کی انتظار کریں۔ جبکہ ہماری طرف سے جارحانہ حملے شروع ہونگے اور ہم آگے بڑھیں۔ اس وقت جرمن واپس پھرینگے۔ اور ہم اُن کو متحرک ہی رکھیں گے۔ یہ محض لاف زنی ہی نہیں ہے۔ بلکہ اُنہوں نے جرمنوں کو اپنے سامنے سے منتشر بھیڑوں کی طرح بسا اوقات بھاگتے اور فرار ہوتے دیکھا۔ کیونکہ جرمنی خندقوں کو زمین دوز کرنے کے لئے صرف بھاری توپوں کی ضرورت تھی۔ اور روسی پیادہ فوج ان بیچارے لپستہ قد جرمنوں کو جھٹکا دینے پر قادر ہو گئے۔

ارمنی مسیحیوں پر ترکی مظالم

حال ہی کی خبر ہے کہ جو مظالم ترکیوں نے طرابیزند پر کئے تھے۔ وہ اُن تمام مظالم سے بڑھ گئے ہیں۔ جو اُنہوں نے کسی اور جگہ ارمنی مسیحیوں پر کئے ۱۹۱۵ء میں ارمنیوں کا اخراج شروع ہوا۔ اس وقت سینکڑوں باثر جوان ارمنی اس الزام میں گرفتار کئے گئے تھے کہ وہ روسیوں کے ساتھ ملے ہوئے ہیں۔ اور اُن کو مدد دیتے ہیں۔ اُن کو کشتیوں میں چڑھا چڑھا کر سمندر میں غرق کر دیا گیا تھا۔ اوروں کو پاس گرد و نواح کے دیہات میں بھیج دیا گیا تھا۔ جہاں عورتوں کی عصمت لی گئی۔ اور بعد میں اُن کو قتل کر دیا گیا بچوں کو سنگینوں سے چھید اگیا۔ زندہ بچوں کے سروں کو چاندماری کا نشان بنایا گیا۔ جو لوگ باقی بچ رہے ان کو ارض روم بھیج دیا گیا اور ساری سڑک پر بالغوں اور نابالغوں کی بیشمار لاشیں ادھر اُدھر پڑی ہوئی نظر آتی تھیں۔ جو لوگ اب زندہ ہیں اُن کے بچوں کو روسی فیاض سوسائٹیاں اکٹھا کر رہی ہیں۔ اُن کا بڑا ہولناک نظارہ دکھائی دیتا ہے۔ چیتھڑے پہنے ہوئے بیمار۔ اور مریل نظر آتے ہیں۔ اور ہر وقت پوچھتے رہتے ہیں کہ کیا ہمیں قتل کرنے کے لئے اکٹھا کیا جاتا ہے طرابیزند کے یونانیوں کا خیال ہے کہ قتل عام کا ترکی گورنمنٹ کی طرف سے تعین ہوا تھا جنہوں نے ہر ایک اُس شخص کو بڑی بیدردی کے ساتھ ستایا اور قتل کیا جو ارمنیوں کو امداد دیتا پایا گیا۔ اس ترکی اخلاق پر صرف افسوس ہی کرنے کے سوائے اور کچھ نہیں کیا جاتا۔ اور نہ کچھ کرنا مناسب ہی معلوم دیتا ہے۔

امریکہ اور برطانیہ کے تعلقات

۱۳ مئی کا تار مظہر ہے کہ ۸ تاریخ کو امریکن نوٹ کی روانگی کے بعد مسٹر لیسنگ نے ایک بیان شائع کیا۔ کہ جرمن نوٹ کا بڑا بھاری حصہ اُن معاملات پر مشتمل ہے جن پر یونائیٹڈ سٹیٹس کو جرمنی کے ساتھ بحث کرنا ناممکن ہے اور ساتھ ہی یہ بیان کیا کہ برطانیہ عظمہ اور ریاست ہائے متحدہ کا تعلق فرائض عہدنامہ کی بنیاد پر ہونا چاہئے۔

اسٹر مومرم کا ایک تار موضح ہے کہ مذکورہ بالا بیان سے جرمنی میں تھلکہ مچگیا ہے۔ امریکن سفیر مسٹر گرارڈ سے اُس کی تشریح پوچھی گئی جس نے کہا کہ فقرہ فرائض عہدنامہ بلاشک اُس آربٹریشن ٹریٹی (پنچایتی عہدنامہ) کیطرف اشارہ کرتا ہے۔ جو ۱۹۱۴ء میں امریکہ ریاستوں اور ریاست ہائے متحدہ (امریکہ) کے درمیان ہوا تھا۔ جن میں برطانیہ عظمہ بھی شامل ہے جس میں ان مباحثات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ جن پر ایک کمیشن کے لئے ڈپلومیٹک تصفیہ کی بابت کچھ شک نہیں ہو سکتا۔ اور کہ اس کمیشن کو ایک سال کی مہلت دی جائے جس میں وہ رپورٹ کرے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ مسٹر گرارڈ کی یہ تشریح غیر معمولی طور پر ضروری ہے۔ کیونکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ ریاستہائے متحدہ برطانیہ کی اُن خلاف ورزیوں کو جو اُنہوں نے بین الاقوام قانون کے خلاف کی ہیں ایک کمیشن کے سپرد کر دینے پر راضی ہے۔ اور تاوقتیکہ جنگ کا خاتمہ ہو برطانیہ عظمہ کے ساتھ فیصلہ ہو جانے کا امن اور صبر سے انتظار کرے۔

پنڈت بھوجدت صاحب ایڈیٹر آریہ مسافر آگرہ اس دنیا سے چل بسے۔

سو ہم افشاں کی توسیع اشاعت میں کوشش کرو



مراسلات

بشارتی مہم کے متعلق دیہات میں تیاری

کسی کاریگر کا کسی اچھی اور عمدہ چیز کو بنانا بہت کچھ اُن اوزاروں پر منحصر ہے جن کے وسیلے وہ کام کرتا ہے - اچھا اور عمدہ کام کرنے کے لئے اچھے اور عمدہ اوزاروں کی ضرورت ہے - کوئی کاریگر اچھے اوزاروں کے بغیر اچھا کام نہیں کرسکتا - یہ ایک اصول ہے - اور اس اصول پر ہمارے خداوند یسوع مسیح نے اپنا کام کیا -

مسیح نے بڑی دعا سے اپنے ساتھیوں کو منتخب کیا اور ان کو اپنے ساتھ رکھکر بڑی احتیاط اور خبرداری سے تیار کیا -

ان کی تیاری کے متعلق بڑا خیال مسیح نے یہ کیا کہ وہ اس لائق ہو جاویں کہ نہ صرف خود ہی اپنے خداوند کی پیروی کرسکیں - بلکہ اُن میں اس قدر قایم ہو جاویں کہ یسوع مسیح اُن کے وسیلے اپنے تئیں ظاہر کرسکے - اور وہ نہ صرف اس کی تعلیم اور معجزوں کے بلکہ خود یسوع مسیح کے گواہ بن سکیں - اس غرض کو پورا کرنے کے لئے خداوند یسوع مسیح کو وقتیا اور ہر موقعہ پر اُن کو اپنے ساتھ رکھنے لگا تاکہ وہ اس کو ہر پہلو سے دیکھ اور پہچان کر اپنے میں جذب کرلیویں ۔

مسیح کی زندگی کے بعض واقعات اور کام ایسے تھے جن کو انسان آسانی سے قبول نہیں کرسکتا تھا اور نہ ہی وہ سمجھ میں آسکتے تھے - اس واسطے ان واقعات کا یقین دلانے اور اُن کو اُن کے دل پر نقش کرنے کے لئے مسیح نے خاص کوشش کی -

تعجب کی بات یہ ہے کہ باوجود ساڑھے تین برس تک شاگردوں کو اپنے ساتھ رکھنے اور اپنی تمام زندگی کے حالات اور واقعات سے واقف کرنے کے اُن کو باہر جا کر انجیل سنانے سے منع کیا - اور حکم دیا کہ یروشلم میں ٹھہرے رہو جب تک کہ عالم بالا کی قوت سے ملبس نہ ہو جاؤ -

بشارتی مہم کے لئے بھی اس قسم کی تیاری اور کارندوں کا عالم بالا کی قوت سے بھر جانا ضروری ہے مسیح کی مانند ضرور ہے کہ ہم اپنے کارندوں کی زندگی اور اس کے متعلق تمام واقعات سے خوب آگاہ کریں - اُن کو کلام کے وہ حصے پڑھائے جاویں جن سے وہ مسیح سے خوب اچھی طرح واقف ہو جائیں اور آسانی کے ساتھ مسیح کو لوگوں کے سامنے پیش کرسکیں -

ضرور ہے کہ کارندوں کو تعلیم دینے کے لئے مسیح کی زندگی کا ترتیب وار بیان عام فہم عبارت میں تیار کیا جاوے اور کارندوں کو وقتاً فوقتاً انکھا کر کے سکھلایا جاوے -

جس طرح شاگردوں کے لئے صرف یہی کافی نہ تھا کہ وہ مسیح کی زندگی کے حالات سے واقف ہو جاویں اور [illegible] برس [illegible] اس کے ساتھ رہیں بلکہ ضرور تھا کہ وہ کچھ دنوں کے لئے ساری دنیا سے علیحدہ ہو کر خلوت اور عبادت و دعا میں مشغول ہو جاویں اور اس میں اس وقت تک لگے رہیں جب تک کہ عالم بالا کی قوت سے نہ بھر جائیں - اور مسیح کی محبت میں ایسے محو ہو جائیں کہ باہر کے لوگ سمجھیں کہ یہ نئی مے کے نشے میں ہیں - اس طرح ہمارے کارندوں کے لئے نہ صرف یہ کافی ہے کہ وہ ہمارے جلسوں میں آیا کریں اور مسیح کی زندگی کے حالات سے واقف ہو جائیں - بلکہ اُن کی زندگی میں خلوتی اور عبادتی دعائی طبیعت اس قدر آجاوے کہ لوگ خیال کرنے لگیں کہ وہ مسیح کے جلال کے ظاہر کرنے کے لئے خبطی ہو گئے ہیں -

۲ - کارندوں کی تیاری کے ساتھ ان لوگوں کی تیاری کی بھی ضرورت ہے - جن میں کام کرنا ہے یہ لوگ دو قسم کے ہیں اور ان میں الگ الگ تیاری کی ضرورت ہے -

(۱) مسیحی - مسیحیوں کو اس بشارتی مہم کے واسطے تیار کرنے کے لئے لازمی ہے کہ سب سے پہلے ہر ایک گاؤں کی جماعتوں سے ان اشخاص کو جو سچے مسیحی اور کلام کے شوقین ہوں علیحدہ کر لیا جاوے - اور ان کے ساتھ مل کر کلام کے وہ حصے پڑھے جاویں جن سے وہ نہ صرف مسیح کے نزدیک آویں بلکہ بشارت کرنے اور جانوں کے بچانے کی نسبت اپنی ذمہ داری کو محسوس کریں -

(۲) ان کے وسیلے ہر ایک دیہات کے مسیحیوں میں عبادت [illegible] کا انتظام کیا جاوے اور ایسی تعلیم دی جاوے [illegible] مسیحی اوروں کی نجات کی نسبت اپنی ذمہ [illegible] کو پہچانیں [illegible]

[illegible] کو علیحدہ علیحدہ [illegible]

تقسیم کیا جاوے اور ارد گرد کے دیہات میں جاکر انجیل سنانے اور عبادتی جلسے کرنے کی ذمہ داری دیجاوے۔ کارندے کو بھی باری باری ہر ایک پارٹی کے ساتھ جانا چاہئے اور اگر سپرنٹنڈنٹ بھی وقتاً فوقتاً ان دیہات میں جاکر اُن کی عبادتوں اور جلسوں میں شامل ہوا کرے اور ان سے بات چیت کرے تو بہت فائدہ ہوگا۔

(۴) ہر ایک پارٹی کے لئے ایک ایک یا دو دو جیسا مناسب اور موقعہ ہو چودھری یا پنچ مقرر کرنے چاہئیں۔ کیونکہ جب تک کوئی شخص کسی پارٹی کا ذمہ وار نہ ہو وہ پارٹی ٹھیک طور سے کام نہیں کر سکتی۔

(۵) اُن لوگوں میں سے وہ جن کی آواز اچھی اور دلکش ہو اور جو اچھی طرح سے گا سکتے یا کسی قسم کے باجہ بجا سکتے ہوں منتخب کر لئے جاویں اور اُن کو ایسے گیت بھجن یا غزلیں سکھلائی جاویں اور حفظ کرائی جاویں جن کو عام لوگ بخوبی سمجھ سکیں۔ اور جن سے لوگ مسیح کے زیادہ نزدیک لائے جا سکیں۔

(۶) باری باری سے دیہات میں دو دو یا تین تین روز تک دعا و بندگی کے جلسے کئے جاویں۔ جن میں ارد گرد کے مسیحیوں اور متلاشیوں کو بھی دعوت دیجاوے اور اُن کے سوا گانے والوں اور واعظوں کو بھی طلب کیا جاوے۔

(۷) اس موقعہ پر ایسے شخص بھی پہلے سے مقرر کئے جائیں۔ جو شخصی کام کرنا جانتے ہوں۔ اور جلسوں سے باہر ایک شخص سے ملکر شخصی کام کریں۔ اور لوگوں کو مسیح کے لئے فیصلہ کرنے کی مائل کریں۔

۲- غیر مسیحی

(۱) تمام علاقہ چھوٹے چھوٹے حلقوں میں تقسیم کیا جاوے اور ہر ایک حلقہ پر مسیحیوں کی ایک ایک پارٹی کو انجیل سنانے کے لئے ذمہ وار ٹھہرایا جاوے۔

(۲) کوشش کی جاوے کہ مسیحیوں اور غیر مسیحیوں میں محبت اور ہمدردی کا رشتہ قائم ہو۔ یہاں تک کہ لوگ پہچان لیں کہ مسیحی بغیر کسی قسم کی دنیاوی یا نفسانی غرض کے اُن کو پیار کرتے اور اُن کے ساتھ ہمدردی کرتے ہیں۔

(۳) جہاں تک ممکن ہو لوگوں کے ہر ایک دُکھ اور تکلیف میں خواہ جسمانی ہوں یا روحانی ہمدردی ظاہر کی جاوے۔ اور اگر ممکن ہو تو جائز طریقے سے مدد بھی دیجاوے۔

(۴) ان لوگوں کی جو ہر ایک حلقہ میں لکھ پڑھ سکتے ہوں فہرست تیار کی جاوے اور اُن کے لئے باقاعدہ دعا مانگی جاوے۔ اور ان کو کتابیں ٹریکٹ وہینڈبل وغیرہ پڑھنے کے لئے دیئے جاویں۔ اور اُن سے شخصی ملاقات بھی کیجاوے۔

(۵) اُن لوگوں کی بھی جو مسیحیوں کے ساتھ ہمدردی رکھتے اور مسیحیت میں دلچسپی لیتے ہیں ایک فہرست بنائی جاوے۔ اُن کے لئے خاص طور سے بلاناغہ دعا مانگنے کے علاوہ ان میں کام کرنے کے لئے ایسے مسیحی مقرر کئے جاویں جو دانائی اور روح سے معمور ہوں۔

(۶) جب جب موقعہ ہو ہر ایک گاؤں میں گانے والی پارٹی کو ساتھ لے کر گاؤں کے تمام گلی کوچوں میں پھر کر گیت گائے جاویں۔ اور جگہ بجگہ ٹھہر ٹھہر کر وعظ و نصیحت کیجاوے۔

راقم این پریم داس۔

نور افشاں کو قلمی امداد سے فراموش نہ کیجئے۔

پنچایت براوری

نگیسن آباد چک ۳۷۱

از سکرٹیری پنچایت براوری نگیسن آباد

جماعت نگیسن آباد نے آئے دن کی مار دھاڑ اور مقدمہ بازی سے بچنے کے لئے مورخہ ۲۰ جون ۱۹۱۵ء کی شام کو سکول کمپونڈ میں جمع ہو کر صلاح و مشورہ کر کے یہ تجویز سوچی کہ ہم کو ایک ایسی کمیٹی کی ضرورت ہے جو کہ گاؤں کی ہر طرح سے حفاظت کرے اور گاؤں کی بہتری وبہبودی کے لئے سرگرمی سے کوشش کرتی رہا کرے۔ جس میں کہ گاؤں والوں کا فائدہ اور سرکار عالیہ کی مدد ہووے۔ اور ہر ایک معاملہ کا فیصلہ کیا کرے۔ تاکہ بھائیوں میں سے مقدمہ بازی کی بدعادت جاتی رہے۔ اور برادرانہ محبت زیادہ زیادہ زور پکڑے۔ لہذا بالاتفاق رائے عام چند معتبر و بزرگ آدمی اس کام کے واسطے چنے گئے۔ اور پنچایت براوری کے نام سے نامزد کئے گئے۔ جو صاحبان پنچایت کے واسطے مقرر کئے گئے۔ اُنہوں نے بڑی سنجیدگی کے ساتھ خدا کے سامنے جماعت کے روبرو وعدہ کیا۔ کہ جب تک خدا کی مرضی ہووے۔ کہ یہ کام چلے ہم ہر ایک کام دیانتداری و بغیر طرفداری کے کرینگے۔ اور اگر ایسا نہ کرینگے تو خدا اور اس جماعت کے قصوروار ہونگے۔ پس اس دن سے پنچایت اپنا کام بڑی عمدگی سے کر رہی ہے۔ اور ہر ایک معاملہ کا فیصلہ بڑی ہوشیاری سے فیصل

کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ پنچایت کے رجسٹر سے ظاہر ہے کیونکہ ہر ایک بیان رجسٹر میں پورے طور سے درج کیا جاتا ہے۔

پادری مہتاب الدین صاحب پاسٹر۔ نگسن آباد پنچایت کے میر مجلس چنے گئے۔ پادری صاحب موصوف ایک لائق اور دین دار نوجوان ہیں۔ اور قریباً پانچ چھ سال سے نگسن آباد کی پاسٹری کر رہے ہیں۔ اور ہر طرح سے کلیسیا کی ترقی کے لئے کوشش کرتے ہیں۔ پاسٹر صاحب میں تمام خوبیاں جو کہ خادمان دین میں ہونی چاہئیں موجود ہیں۔ اور مجھ کو یقین ہے کہ پاسٹر صاحب کے ذریعہ سے بہت روحانی بیداری نگسن آباد میں ہوگی۔

ڈاکٹر نگسن صاحب بہادر ایم۔ اے۔ ڈی۔ ڈی سکنری سکاچ مشن پونا سے اس پنچایت کی بابت تحریر فرماتے ہیں۔ ترجمہ انگریزی چٹھی کا۔

میں یہ بات سنکر خوش ہوا تھا کہ ۱۵ اشخاص کی پنچایت ایسی عمدہ طور پر کام کر رہی ہے۔ اور گاؤں کے معاملات کا بندوبست بغیر کسی تکلیف یا گڑبڑی کے کرتی ہے۔ میں خوش ہوں کہ وے آزاد ہیں اور اپنی اتحادی طاقت کو قائم رکھتے ہیں۔ بھروسہ رکھتا ہوں کہ یہ اختیار اپنے فرائض کو اعلےٰ طور پر استعمال کرنے میں کامیاب ہوگا۔ میں اُمید کرتا ہوں کہ پنچایت راستی کے واسطے کام کرے گی۔ وہ جو راست اور حق ہے۔ اُس کو قائم رکھیگی۔ اور ہر ایک برائی کا تدارک کرے گی۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ کمزوروں اور غریبوں کے حقوق کی محافظت کی جاوے گی۔ اور کہ عورتیں عزت پاوینگی۔ اور اُن کی حفاظت کیجاوے گی۔ اور تمام بچوں کی تعلیم و تربیت کا انتظام کیا جاویگا کہ وہ لائق مرد و عورتیں بنیں۔ جنوری ۱۹۱۶ء دستخط انگریزی

پادری ولیم سکاٹ صاحب بہادر ایم۔ اے۔ بی۔ ڈی پرنسپل مرے کالج سیالکوٹ و منیجر نگسن آباد کی رائے پنچایت کی بابت جو کہ رجسٹر پنچایت میں درج ہے۔ ترجمہ انگریزی سے

میں اس گاؤں میں پنچایت کو دیکھ کر خوش ہوا ہوں جو گاؤں کے معزز اشخاص سے بنی ہوئی ہے۔ تمام گاؤں کی رائے سے سوائے ایک نمبردار کے جس نے پنچایت کے ساتھ پوری ہمدردی ظاہر کی ہے لیکن ذاتی وجوہات کے سبب شراکت سے انکار کیا۔ پنچایت سسٹم کے بہت سارے فائدے ہیں۔ اور میں بھروسہ کرتا ہوں کہ یہ قائم رہیگی اور گاؤں کو بہت سارا فائدہ پہونچا دیگی۔ جیسا کہ آج تک پہونچ بھی چکا ہے۔ میں پورا بھروسہ کرتا ہوں کہ فیصلے سب شرکا کی رائے سے ہوتے ہیں۔ اور یہ پنچایت سچ مچ قابل اعتبار ہوگی۔ ۲۷ مارچ ۱۹۱۶ء۔ دستخط انگریزی

اب پنچایت کے اُس کام کا تھوڑا سا ذکر کرونگا جو کہ پنچایت نے سال گذشتہ میں کیا۔ اول سب سے بڑا اور ضروری کام جس کے لئے کوشش کی گئی۔ مسیحی نوجوانوں کو فوج میں بھرتی کروانا۔ اور اس کوشش سے بہت سارے نوجوان بھرتی کروائے گئے۔ قریباً نگسن آباد کا اور مارٹن پور کا ہر ایک جوان فوجی افسروں کے سامنے پیش کیا گیا۔ اور ارد گرد کے نوجوان بھی پیش ہوئے۔ پنچایت ہمیشہ اپنے بادشاہ کی سلامتی اور فتحمندی کے لئے دعائیں کرتی ہے۔ اور نوجوانوں کو ہمیشہ شوق دلاتی ہے۔ یہ سب کام پادری مہتاب الدین صاحب کی زیر نگرانی ہوتا ہے۔ جس کو وہ بڑی عمدگی سے چلا رہے ہیں۔ فوجی افسران جو کہ ہمارے گاؤں میں آتے رہے ہیں۔ اُن کو معلوم ہے کہ کس قدر شوق ہمارے نوجوانوں کو ہے۔ پنچایت کا اجلاس ہر ہفتہ بروز سینچر سکول کمپونڈ میں منعقد ہوا کرتا ہے۔ تمام بھائی جن کی عرضیاں پنچایت میں فیصلہ کے واسطے آئی ہوئی ہوتی ہیں۔ حاضر ہوتے ہیں۔ پنچایت ہر ایک معاملہ پر بڑے غور سے سوچتی ہے۔ اور سچائی کو معلوم کر کے اُس کا فیصلہ دیتی ہے۔ اور خوشی کی بات ہے کہ بھائی مان لیتے ہیں۔ علاوہ اس کے اور بہت سارے کام گاؤں کی بہتری کے لئے پنچایت نے کئے ہیں۔ مثلاً:

زمیندار بنک کے لئے کوشش کرنا۔ بہتوں کو نقصان سے بچانا۔ جیسا کہ رجسٹر پنچایت سے ظاہر ہوتا ہے۔ اب تک کتنے مقدمے پنچایت میں فیصل ہوئے ہیں۔ آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ کتنا نقصان ہوتا اگر یہ مقدمے آگے جاتے۔ نگسن آباد کی جماعت پنچایت سے بہت فائدے ہوئے ہیں۔ کیونکہ جس دن سے پنچایت مقرر ہوئی ہے۔ مقدمہ فوجداری عدالت میں نہیں گیا۔ اور اگر دو ایک گئے ہیں تو بھی پنچایت نے بڑی کوشش کر کے صلح کروا دی ہے۔ اب تک جتنے مقدمے پنچایت میں فیصل ہوئے ہیں اگر عدالت میں جاتے تو کم از کم ہزار ڈیڑھ ہزار روپیہ گاؤں میں سے نکل جاتا۔ کیونکہ مقدمہ دبیاری پر روپیہ بغیر حساب کے خرچ ہوتا ہے۔ لیکن خدا کا شکر ہو کہ پنچایت بڑی کوشش کرتی ہے۔ کہ فضول روپیہ خرچ نہ ہوئے۔ دیگر یہ بھی بڑا فائدہ ہے کہ لوگ جھوٹھ بولنے سے باز رہتے ہیں۔ اور جھوٹھ کا سیا

نہیں ہو سکتا۔ اس لئے کہ پنچایت ہر ایک معاملہ کی بابت پوری واقفیت رکھتی ہے۔ جو گاؤں میں ہوتا ہے۔ اس واسطے کسی مقدمہ میں جھوٹ بولنے کی جرات نہیں ہوتی۔ اور اگر کوئی جھوٹ بولے بھی تو کامیاب نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ پنچایت میں سے کوئی نہ کوئی اصلی واقعہ سے واقف ہوتا ہے۔ اور سب سے بڑا فایدہ یہ ہے کہ بھائیوں کی عداوت کی جڑ قائم نہیں ہوتی۔ کیونکہ قصوروار اپنے قصور کو مان کر معافی کا طلبگار ہوتا ہے۔ اور پنچایت اس آدمی کو جو قصوروار ہے معافی دلوا دیتی ہے۔ اور دل میں اس وقت بڑی عجیب خوشی ہوتی ہے۔ جبکہ دو بھائی جو کہ آپس میں لڑتے جھگڑتے ہوئے پنچایت میں آتے ہیں اور وہاں آکر ہر ایک اپنے قصور کو مان لیتا ہے۔ اور ایک دوسرے سے ہاتھ ملاتے ہیں بڑی خوشی ہوتی ہے۔ دو بھائیوں میں صلح ہونی اور عداوت دور کروانی مبارکبادی کا کام ہے۔

مبارک ہیں وہ جو صلح کرواتے ہیں۔

پنچایت کا زیادہ زور صلح پر ہی ہوتا ہے۔ اگر رجسٹر پنچایت دیکھا جاوے تو صلح ہی صلح نظر آویگی۔ چند ایک بھائیوں نے اپنے طمع کی خاطر پنچایت کی مخالفت کی کیونکہ مقدمہ بازی سے اُن کو کچھ نہ کچھ فایدہ ہوا کرتا تھا۔ لیکن پنچایت نے مقدمہ بازی کو بند کروا دیا۔ اور وہ نفع جو کہ بعضوں کو ہوتا تھا۔ بند ہو گیا۔ اس واسطے اس خود غرضی سے انہوں نے پنچایت کی بڑی مخالفت کی۔ اُن کو بہت دفعہ سمجھایا گیا۔ خدا کا شکر ہو کہ کوئی نقصان پنچایت کو نہیں پہنچا۔ خدا کرے کہ پنچایت اپنا کام دیانتداری و ایمانداری سے کرے اور ہر طرح سے

بھائیوں کا فایدہ و بہتری سوچیں۔

بقلم اے۔ آر۔ سالومن۔

بلوچستان کا دورہ

میں چاہتا تھا کہ پہلے کیلاشس کے دورہ کی بابت کچھ ہدیہ ناظرین کروں۔ لیکن بوجہ فرصت نہ ملنے کے مجبور رہا۔ اور ابھی پہاڑ سے واپس پہونچا ہی تھا کہ کوئٹہ کی کلیسیا کی طرف سے تیسرا خط ملا کہ اگر دس روز تک خاص عبادت اور بیداری کی میٹنگوں میں حصہ لوں۔ سو اسی روز روانہ ہو کر یہاں آنا پڑا۔ راستے کی گرمی اور پولیس کی سرگرمی سے بھی بڑی تکلیف اُٹھائی۔ کیونکہ ان کے نزدیک ایک سادھو کا ان ایام میں بلوچستان جانا خالی از بھید نہ تھا۔ بمشکل تمام کوئٹہ پہونچا۔ اور یہاں کے مشنری پادری بال صاحب اور پادری جوئیل معہ چند مسیحیوں کے اسٹیشن پر موجود تھے۔ گاڑی سے اترتے ہی پھولوں کے ہار گلے میں پڑنے شروع ہو گئے جس سے پولیس کو اور بھی دال میں کالا معلوم پڑا۔ پر آخر پادری صاحب کے سمجھانے سے اُن کی تسلی ہوئی۔ اور پادری صاحب کے ہمراہ گھر پہونچا۔ چونکہ سب مسیحی بھائی بہن قریباً دو ماہ سے انتظاری میں تھے۔ اس لئے پہونچنے کی خبر ملتے ہی یکے بعد دیگرے آنا شروع ہوئے صبح سات بجے سے رات کے گیارہ بجے تک بمشکل پانچ منٹ کی فرصت ملتی تھی۔ اور ۲ مئی کی صبح سے میٹنگ شروع ہوئی ہر روز صبح شام عبادت ہوتی تھی۔ اور غیر مسیحیوں کے لئے بھی اشتہار چھپوا کر لکچروں کا انتظام کیا گیا۔ سب بڑے شوق سے آکر سنتے رہے۔

اور خدا نے اس دس روز کے عرصہ میں بہتوں کو برکت بخشی اور علاوہ دیسی مسیحیوں کے چند افسران بھی عبادت میں شریک ہوتے رہے۔ اور ایک روز پردہ نشین ہندو مسلمان عورتوں نے بھی درخواست کی کہ اُن کو کچھ سناؤں چنانچہ وہ سب جمع ہو کر پردے میں سے آدھ گھنٹہ تک کلام سنتی رہیں جن میں چند قندھاری عورتیں بھی تھیں اور ہندو مسلمانوں کی طرف سے دعوتیں ہیں۔ لیکن گھڑی کے لوگوں سے فرصت ملنا مشکل تھا۔ یہاں کے شرکا کلیسیا کی مسیحی محبت اور دلی شوق دیکھ کر بڑی خوشی ہوئی جنہوں نے برسوں سے گرجہ آنا چھوڑ رکھا تھا وہ بھی ہمیشہ گرجہ میں آتے رہے۔ یوں تو نقص سے کوئی بھی بری نہیں پر تاہم اُن کی حالت بہتوں سے بہتر ہے۔ کل شرکا کلیسیا کی تعداد قریباً پانچسو ہے۔ علاوہ اس کے شارگ۔ کھوسٹ۔ مچ سیبی مستنگ اور نوشکی میں بھی گنی ایک مسیحی موجود ہیں۔ گو گلستاں اور بوستان میں اب تک کوئی مسیحی نہیں ہے پر اس سے پرے چمن میں قریباً تیس مسیحی اور ایک سادھو رہتے ہیں۔ اور کرنل سروی صاحب نے اپنے خرچ سے وہاں ایک چھوٹا گرجہ بھی بنوا دیا ہے۔ یہ جگہ عین افغانستان کی سرحد پر ہے۔ اور قندھار یہاں سے صرف ۳۰ میل کے فاصلہ پر ہے۔ اس لئے میری بڑی خواہش تھی کہ چمن سے قندھار جاؤں پر افسوس کہ موقعہ نہ ملا اور چمن کے قریب ہی وہ جگہ ہے۔ جہاں پر نصر اللہ خاں مسیح کی خاطر قتل کیا گیا تھا۔ انکی اور شہید عبد الکریم کی یادگاری کے ٹیبلٹ کوئٹہ کے گرجہ میں لگائے گئے ہیں۔ ورنہ اُن کی خاص یادگار تو اُن کا خون بہانا ہی ہے۔ جو بے پھل نہ رہیگا۔ خدا کے فضل سے اس تخت



علاقہ میں بھی روز مرہ مسیحیت کو ترقی حاصل ہو رہی ہے کیونکہ کلام کی دودھاری تیز تلوار کا کوئی سختی بھی سامنا نہیں کر سکتی۔ اور یقین ہے کہ رفتہ رفتہ بلوچستان مسیح کیلئے فتح کیا جائیگا۔

یہاں پر زنانہ و مردانہ ہسپتال کے ذریعہ سے بھی بہت اچھا کام ہو رہا ہے جس میں ڈاکٹر گمیٹر و ڈاکٹر ہمر کا صاحبان اور مس سٹورٹ صاحبہ معہ اپنے مددگاروں کے بڑی جانفشانی کے ساتھ خدمت کر رہے ہیں۔ اور ایسا ہی لڑکے اور لڑکیوں کے سکولوں کے ذریعہ سے بہت اچھا کام ہو رہا ہے۔ اور چند نوجوان جو سرکاری ملازم ہیں انکی مسیحی طبیعت بھی اصول پر بہت اثر ڈال رہی ہے۔ جن میں ایک نوجوان مسٹر نرائن داس جو دفتر کمشنر صاحب بلوچستان میں کام کرتے ہیں اُنہوں نے میرے ساتھ خدمت میں بڑی مدد کی۔ اُمید ہے کہ اُن کی ہونہار زندگی بڑی پھلدار ہو کر خداوند کے جلال کا باعث ہوگی۔ خدا کرے کہ سب نوجوان اپنے فرائض کو پہچان کر اپنی جوانی کے دنوں میں پیارے خداوند کی خدمت کریں۔

میں اور بھی یہاں کے متعلق بہت کچھ لکھنا چاہتا ہوں۔ پر افسوس ہے کہ کام کی زیادتی کے باعث بالکل فرصت نہیں ملتی۔ اور کل یہاں سے اپنے خاص کھیت ہمالیہ و تبت کی طرف روانہ ہونگا۔ اور اُمید ہے۔ کہ موقعہ پاکر وہاں سے زیادہ حالات ہدیہ ناظرین کر سکونگا۔ فی الحال حضرت ناظرین کی خدمت میں یہ التماس ہے کہ اپنے خادم اور یہاں کے باشندوں کے لئے دعا کریں کہ خدا بلوچستان کو اپنا خاص انگورستان بنا دے۔ آمین۔

فقیر حقیر سندر سنگھ۔ (از کوئٹہ)

پنجابی مسیحی فوج میں اضافہ

ناظرین نورافشاں کو یاد ہے کہ پچھلے سال ہمارے بعض علاقوں سے مسیحی نوجوان بھرتی ہو کر سرکاری ملازمت میں داخل ہو چکے ہیں۔ مگر برادری کی تعداد کے مقابل میں اُن بھرتی ہونے والوں کی تعداد بہت کم تھی۔ لہذا گورنمنٹ ہند نے مہربانی کرکے دو اور کمپنیوں کی منظوری عطا فرمائی ہے۔ ایک نمبر ۸ پائونیرز رجمنٹ نوشہرہ میں اور دوسری سفر مائینا رز کی میں رہیگی جیسا کہ ہمارے نوجوان بھرتی ہو کر گئے ہیں اُن کے افسران بالادست کی طرف سے اکثر ایسی رپورٹیں آتی رہتی ہیں جن میں اُن کی بابت کام میں ہشیاری اور وفاداری کا بار بار ذکر تعریف سے کیا جاتا ہے۔ بعض نوجوان جب رخصت پر گھروں کو واپس آتے ہیں تو انہیں دیکھ کر کمال خوشی ہوتی ہے کہ ایک قلیل عرصہ میں انہوں نے ایک حیرت انگیز ترقی حاصل کر لی ہے۔

افسوس ہے کہ ہمارے دیسی مسیحی اسبات کو بخوبی نہیں سمجھتے جبتک پڑھے لکھے اور واقف کار اشخاص ان پر اس کے فوائد بیان نہ کریں وہ سرکار کی اس زیادہ مہربانی سے کچھ زیادہ فائدہ نہیں اُٹھا سکتے۔ جب ہم مسیحی برادری کی موجودہ حالت پر نظر کرتے ہیں تو سینوں میں کلیجے جلے جاتے ہیں کہ کاش اگر ہماری قوم اپنی موجودہ حالت کا مقابلہ سرکاری ملازمت سے کرنے کے قابل ہوں تو ایک کیا دو چار پلٹنیں ہمارے نوجوانوں سے تیار ہو سکتی ہیں۔ مثلاً (۱) دیسی مسیحی سالہا سال زمینداروں کی دل و جان سے خدمت کرتے رہتے ہیں۔ مگر باعث بیماری یا دیگر خاص ناگہانی حادثہ کے اگر چند دن بھی کام سے غیر حاضر رہا تو پھر چوہدری ایک پیسہ بھی نہیں دیتا۔ مگر سرکار کسی کی ایک دن کی بھی اُجرت دینے سے انکار نہیں کرتی۔ (۲) زمیندار کا کام خواہ کیسی عرق ریزی اور جانفشانی سے کیوں نہ کیا جاوے مشکل سے معمولی اُجرت دیتے ہیں مگر سرکار کام نمایاں کرنے پر انعام و جاگیریں بخشتی ہے۔ اور اسی طرح سے تنخواہ کے حوصلہ افزائی کرتی ہے (۳) دیسی مسیحی جبتک زمیندار کا کام کرنیکے قابل رہتا ہے کچھ نہ کچھ گذارہ ہوتا رہتا ہے مگر بیچارہ جب کام کے نا قابل ہو تو اسی وقت برطرف کیا جاتا ہے اور مرتے دم تک محتاج رہتا ہے برعکس اسکے سرکار ۲۰ سالہ ملازمت کے بعد معقول پنشن تا حین حیات دیتی رہتی ہے (۴) زمیندار کی نوکری میں اگر مسیحی بیچارہ بیمار ہوجائے تو وہ اُسے فوراً برطرف کر دیتا ہے۔ اور نہ ہی اُسے کچھ امداد دیتا ہے مگر سرکاری ملازمت میں بیمار ہونے والے ڈاکٹر دوائی اور مناسب معقول امداد سرکار سب مفت مہیا کر دیتی ہے جبتک مسیحی نوجوان سرکار کی خدمت نہیں کرتے سرکار انکی کوئی قدر نہیں کرتی صاحبو اگر قوم بننے کا خیال ہو تو اب جبکہ وقت آپہنچا ہے اور سرکار نے خود اس قوم کو بلایا ہے تو خواب غفلت سے بیدار ہو جاؤ۔ اور وقت کو غنیمت جانکر فائدہ اُٹھاؤ

آخر میں ماسٹر اور پاسٹر صاحبان اور دیگر بزرگان قوم سے یہ عرض کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ آپ چونکہ خواندہ اور ہر بات سے واقف ہیں۔ اپنا حق ذمہ واری ادا کریں اور کمال تندہی اور جانفشانی سے اپنی قوم پر اس کام کے فائدے ظاہر کریں تاکہ ہماری قوم کی پس افتادگی دور ہو اور سرکار پر ظاہر ہو جائے کہ ملک اور قوم پر جانثار قربان ہونے اور بادشاہ سلامت کی وفاداری میں ہمارے پنجابی مسیحی اپنی کسی ہمسایہ قوم سے ہرگز پیچھے نہیں ہیں۔ آمین لہذا جو صاحب بھرتی ہونا چاہیں اپنے پادری صاحبان یا علاقہ کے مشنری صاحبان کی معرفت نام پیش کریں۔ اور کسی بات کی نسبت پوچھنا ہو تو جناب پادری ایچ اے کلارک صاحب پنجاب رلیجس بک سوسائٹی لاہور سے خط و کتابت کریں آپ ہر بات کا مشورہ دینے اور اگر ضرورت ہو تو موقعہ پر جا کر رنگروٹ کا ملاحظہ کرنیکے لئے تیار ہیں۔ ایگزمننگ افسر خالص سکھ اور پنجابی مسیحی جانے والے سے بھی دریافت کریں۔ خاکسار جوزف مل

بلڈنگ ہائی سکول بٹالہ ضلع گورداسپور

یہ سکول عرصہ دراز سے مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیاوی تعلیم کے لئے ایک اعلے پیمانہ پر جاری ہے۔ اور تقریباً ایک میل شہر سے باہر ایک پر فضا اور صحت افزا مقام پر واقعہ ہے۔ اس کے متعلق وسیع اور ہوادار بورڈنگ ہاؤس۔ خوشنما اور فراخ کھیل کا میدان۔ لڑکوں کے غسل کے لئے ایک خوش وضع حوض۔ عبادت کے لئے گرجا گھر اور جماعتوں کے لئے موزوں اور کافی کمرے ہیں۔ مزید برین سکول کے ماسٹر صاحبان لائق اور اعلے تعلیم یافتہ ہیں سکول ہذا میں ماہ اپریل کے اختتام چند مسیحی لڑکوں کے داخل ہونے کی گنجائش ہے لہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ داخل ہونے والے طلبا جلد درخواستیں بھیجیں۔ المشتہر

پرنسپل بیرنگ ہائی سکول بٹالہ ضلع گورداسپور

باغ دل

دی گارڈن آف دی ہارٹ۔

ایڈیٹر مسٹر محمد اسمٰعیل خانصاحب

یہ ایک سہ ماہی نیا رسالہ انگریزی اور اردو فارسی میں موٹے چکنے کاغذ پر چھپتا ہے۔ اس میں خوبصورت تصویریں ہیں چندہ سالانہ ۸؍ اگر دو یا زیادہ کاپیاں ایک پتہ پر بھیجی جائیں تو فی کاپی ۶؍ چارج کیا جاتا ہے۔ یہ خاص کر ہندوستانی مستورات کے لئے مخصوص ہے۔ قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جائیگی نمونہ ہر کے ٹکٹ آنے پر بھیجا جاتا ہے۔

درخواستیں بنام

کے۔ ایم ویری ٹی ڈی آنریری سکرٹری سی ایل لودیانہ۔ پنجاب آنی چاہئیں۔

کلوروڈائن

یہ انگریزوں کی ایک خانگی دوا ہے۔ ریاحی درد مروڑ خواہ کسی صورت سے ہو اس کی ایک ہی دو خوراک سے جاتی ہے آؤن دست اور پیچش کے لئے یہ نہایت مفید ہے۔ ڈاکٹر سپرمن نے انگلینڈ کے ایک نامی دواخانہ سے بنوایا ہے۔ اور دیگر کلوروڈائنوں سے کہیں بہتر ہے۔ اس لئے بازاری کلوروڈائن نہ خرید کرکے اس کلوروڈائن کو خریدیں قیمت ۱۲؍ اور ایک درجن کے چار روپیہ محصول

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶

تاراچند دت اسٹریٹ

کلکتہ

کرسچن بوائز بورڈنگ ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۷۵ء

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ۔

حرفتی کارخانجات۔ یہ بورڈنگ عیسائی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے عرصہ سے جاری ہے مشن بورڈ نے ابتدائی تعلیم کو اعلیٰ اور مکمل بنانے کی غرض سے یکم اپریل ۱۹۱۶ء سے حصہ لوئر پرائمری کی تین جماعتیں ایک امریکن لیڈی صاحبہ کی زیر نگرانی کر دی ہیں جس سے چھوٹے بچوں کی تعلیم و تربیت کا انتظام نہایت تسلی بخش ہو گیا ہے۔ شرح خرچ خوراک ... فیس حسب ... اگر ایک خاندان سے ۲ ہوں ... علاوہ کتب وغیرہ کا خرچ علاوہ ہوگا۔ کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں ہر قسم کا فرنیچر مثلاً کرسی میز الماری وغیرہ نہایت عمدہ ارزاں قیمت پر تیار ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں جن کشیدہ کاری اور بوٹ وغیرہ بھی تیار ہوتے ہیں۔ قیمت ... مزید حالات بذریعہ خط و کتابت پرنسپل صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں۔

دستورالعمل نورافشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصول ڈاک ۲؍

ہندوستان و پنجاب سے معہ محصول ۲؍

غیر ممالک سے ۵؍

قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائے گی۔

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سالانہ
کالم کا آٹھواں حصہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]
چوتھائی کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پورا کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پورا صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ہر ایک دفعہ کیلئے فی سطر ایک آنہ ... سے کم کسی اشتہار کیلئے نہ لیا جائیگا

نوٹ۔ نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ دار ہیں۔

اطلاع ضروری۔ نامہ نگاروں کو چاہئے کہ نہایت خوشخط اور صرف ایک طرف کاغذ پر لکھا کریں (۲) نامنظور شدہ مضامین واپس نہیں بھیجے جا سکتے خط و کتابت کے لئے ٹکٹ بھیجنے چاہئیں ورنہ جواب نہیں دیا جا سکتا (۳) جو نامہ نگار مہینہ میں کم از کم ایک مضمون نہ لکھے وہ نامہ نگار نہیں سمجھا جائیگا (۴) بعض نامہ نگار خطوط نظم و نثر بھیجدیتے ہیں جس سے بڑی دقت ہوتی ہے چاہئے کہ دونوں قسم کے مضامین علیحدہ علیحدہ کاغذوں پر ہوں مضمون لکھتے وقت صفحہ کے ختم ہونے پر اکثر صاحبان حاشیہ پر اور پیچھے بہت سا مضمون لکھ دیتے ہیں جس کے پڑھنے سے بڑی دقت ہوتی ہے۔ مضمون صفحہ دار ہونا ضروری ہے۔ ایڈیٹر

مخزن مسیحی

یہ رسالہ ماہ کی پہلی اور پندرہ تاریخ کو زبان انگریزی اور اردو میں الہ آباد سے شائع ہوتا ہے اس میں کلیسیائی اور ملکی خبریں مسیحی ایڈیٹر کے مضامین اور سنڈے سکول کے سبق شائع ہوتے ہیں چندہ سالانہ حسب تنخواہ خریداران ۱۲؍ سے لیکر ۴؍ تک نمونہ ایڈیٹر مخزن مسیحی قیصر باغ الہ آباد سے طلب کر سکتے ہیں۔

پادری ای ایم ویری صاحب ٹی ڈی ایڈیٹر و منیجر نورافشاں کے لئے مشن سٹیم پریس لودیانہ میں باہتمام ... چھپا۔